69

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 17- نومبر 2008

Recitation from the Holy Quran, its Urdu translation and Naat in praise of Hazrat Muhammad (Peace Be Upon Him)

QUESTIONS

relating to

REVENUE AND COLONIES (BOARD OF REVENUE) DEPARTMENT

to be asked and answers given

CALL ATTENTION NOTICES

Call Attention Notices entered in the separate list, to be asked and oral answers given

GOVERNMENT BUSINESS

CONDOLENCE RESOLUTION

A MINISTER to move that the requirements of sub-rule (2) of Rule 115 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 of the Rules *ibid*, to move a Condolence Resolution in the Assembly on the sad demise of late Sardar Shaukat Hussain Mazari, MPA (PP-250).

A MINISTER to move the following resolution:-

قرارداد

پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے تمام ملازمین، سردار شوکت حسین مزاری (مرحوم)، رکن صوبائی اسمبلی و سابق ڈپٹی سپیکر، صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر گہرے غم و دُکھ کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان اور ایسا خلا تصور کرتے ہیں جو صدیوں تک

70

پُر نہیں ہوگا۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، انتہائی مخلص اور منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحوم اصولوں کی سیاست اور جمہوریت کے استحکام کے لئے طویل جدوجہد کرنے والے، خدمت خلق پر یقین رکھنے والے، پاکستان کے لئے سوچنے والے اور اپنے علاقے میں ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔

مرحوم 10-فروری 1948 کو روجھان، ضلع راجن پور میں اپنے وقت کے معروف پارلیمنٹیرین، سردار محمد حسین مزاری کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے صادق پبلک سکول، بہاولپور سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجوایشن کی۔ آپ زمانہ طالب علمی کے دوران 70-1969 میں برطانیہ کے بلیک برن کالج آف ٹیکنالوجی اینڈ ڈیزائن میں پاکستان سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہے۔

1977 میں پہلی مرتبہ پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہو کر صوبائی کابینہ میں وزیر بنے۔ آپ 1979 اور 1982 میں ضلع کونسل کے رکن منتخب ہوئے۔ مرحوم نے 1988 سے 1990 کے دوران پنجاب اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو 1974 اور 1995 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

مرحوم سردار شوکت حسین مزاری 2002 کے عام انتخابات میں تیسری بار صوبائی اسمبلی پنجاب کے رکن منتخب ہوئے اور ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی منتخب ہو کر پانچ سال تک خدمات سرانجام دیں۔ آپ اس دوران پنجاب اسمبلی کی لائبریری کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر بھی فرائض منصبی احسن طریق سے سرانجام دیتے رہے۔ بطور ڈپٹی سپیکر اور قائم مقام سپیکر آپ نے ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے

مطابق اور غیر جانبداری سے چلایا اور ہمیشہ حزب اختلاف کو پارلیمانی کردار ادا کرنے کا پورا پورا موقع دیا۔ آپ 2008 کے عام انتخابات میں چوتھی مرتبہ آزاد حیثیت سے اس ایوان کے رکن منتخب ہو کر پاکستان مسلم لیگ (نواز) میں شامل ہوئے۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنی جان بھی اس ایوان کے اندر ہی دی۔

سردار شوکت حسین مزاری (مرحوم) کی ناگہانی وفات سے نہ صرف یہ ایوان ایک تجربہ کار پارلیمنٹیرین سے محروم ہو گیا ہے بلکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین بھی اُن کی سرپرستی اور شفقت سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کی کمی ہمیشہ شدت سے محسوس کی جاتی رہے گی۔ یہ ایوان دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

71

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

سوموار، 17-نومبر 2008

(یوم الاثنین، 18-ذیقعد 1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 10 منٹ پر زیرِ صدارت جناب ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ أَرۡضِي وَٰسِعَةٞ فَإِيَّٰيَ فَٱعۡبُدُونِo كُلُّ نَفۡسٖ ذَآئِقَةُ ٱلۡمَوۡتِۖ ثُمَّ إِلَيۡنَا تُرۡجَعُونَo وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ ٱلۡجَنَّةِ غُرَفٗا تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَاۚ نِعۡمَ أَجۡرُ ٱلۡعَٰمِلِينَo ٱلَّذِينَ صَبَرُواْ وَعَلَىٰ رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُونَo وَكَأَيِّن مِّن دَآبَّةٖ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا ٱللَّهُ يَرۡزُقُهَا وَإِيَّاكُمۡۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُo

سُوۡرَۃُ العَنکبوت آیات 56 تا 60

اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے۔ میری ہی عبادت کرو۔ ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے کہ تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم بہشت کے اونچے اونچے محلوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ (نیک) عمل کرنے والوں کا یہ خوب بدلہ ہے جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ

کرتے ہیں اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وماعلینا الاالبلاغ٥

حمد باری تعالیٰ

حمد باری تعالیٰ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

بلے بلے بلے
رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاندا اے میرا
جے ویکھاں میں عملاں ولے
تے کجھ نئیں میرے پلے
جے ویکھاں تیری رحمت ولے
بلے بلے بلے
لکھ واری بھاویں عطر گلابوں دھوئیے نت زباناں
نام اونہاں دے لائق نا ہیں کی قلمے دا کاناں
بیلی بیلی ہر کوئی آکھے
میں وی آکھاں بیلی
پر اوس ویلے دا کوئی نئیں جے بیلی
جدوں جاندی اے جان اکیلی
توں بیلی تے سب جگ بیلی ان بیلی وی بیلی
سجناں بعد محمد بخشا سُنجی پئی اے حویلی

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب ڈپٹی سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جیسا کہ آپ سب کے علم میں ہے کہ اس اسمبلی کے معزز رکن اور سابق ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین مزاری مورخہ 14-11-2008 کو ایوان کی کارروائی کے دوران رحلت فرما گئے۔ان کی یاد میں تعزیتی قرارداد پیش کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں جناب وزیر قانون قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اسمبلی کی معمول کی تمام کارروائی روک کر موجودہ اسمبلی کے رکن اور سابق ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی سردار شوکت حسین مزاری(مرحوم) کی ناگہانی وفات کے حوالے سے تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثنا اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر!اس سے پہلے کہ میں اس تحریک کو پیش کرنے کی آپ سے اجازت طلب کروں اس سے پیشتر میں چند الفاظ اس بارے میں کہنا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے دوست صحافی بھائی جو اس وقت گیلری میں موجود ہیں وہ اس نکتے اور احتجاج پر واک آؤٹ کرنا چاہتے تھے کہ ان کی انفارمیشن کے مطابق ”جیو“ اور ”اے۔آر۔ وائی ون ورلڈ“ چینلز کی نشریات کراچی اور کچھ علاقوں میں بند کی گئی ہیں۔ میں ان کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارے اس دکھ کو محسوس کیا اور آج کے ہمارے اس تعزیتی اجلاس سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے اپنے احتجاج کے پروگرام کو ملتوی کیا۔ میں اپنے صحافی بھائیوں سے یہ کہنا چاہوں گا بلکہ انہیں یقین دلانا چاہوں گا کہ ہم کسی بھی ایسی کارروائی جو میڈیا کی آزادی کے خلاف ہو اور کسی بھی ایسے اقدام کو جو پرنٹ یا الیکٹرانک میڈیا کی بندش پر مبنی ہو اس کی بھرپور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور ہم اس سلسلے میں وفاقی حکومت سے بھی مطالبہ کریں گے کہ اگر اس قسم کا کوئی عمل وہاں ہو رہا ہے تو اسے فوری طور پر ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

”قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اسمبلی کی معمول کی تمام کارروائی روک کر موجودہ اسمبلی کے رکن اور سابق ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی سردار

شوکت حسین مزاری(مرحوم)کی ناگہانی وفات کے حوالے سے تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اسمبلی کی معمول کی تمام کارروائی روک کر موجودہ اسمبلی کے رکن اور سابق ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی سردار شوکت حسین مزاری(مرحوم)کی ناگہانی وفات کے حوالے سے تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی ممبر کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا اور تمام ممبران متفقہ طور پر چاہتے ہیں کہ یہ قرارداد پیش کی جائے۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب! قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

معزز رکن و سابق ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی سردار شوکت حسین مزاری(مرحوم) کے لئے تعزیت اور خراج عقیدت

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے تمام ملازمین، سردار شوکت حسین مزاری(مرحوم)، رکن صوبائی اسمبلی و سابق ڈپٹی سپیکر، صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر گہرے غم و دکھ کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان اور ایسا خلا تصور کرتے ہیں جو صدیوں تک پُر نہیں ہوگا۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، انتہائی مخلص اور منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحوم اصولوں کی سیاست اور جمہوریت کے استحکام کے

لئے طویل جدوجہد کرنے والے، خدمت خلق پر یقین رکھنے والے، پاکستان کے لئے سوچنے والے اور اپنے علاقے میں ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔

مرحوم 10۔فروری 1948 کو روجھان، ضلع راجن پور میں اپنے وقت کے معروف پارلیمنٹیرین، سردار محمد حسین مزاری کے گھر پیدا ہوئے۔آپ نے صادق پبلک سکول، بہاولپور سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجوایشن کی۔آپ زمانہ طالب علمی کے دوران 70-1969 میں برطانیہ کے بلیک برن کالج آف ٹیکنالوجی اینڈ ڈیزائن میں پاکستان سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہے۔

1977 میں پہلی مرتبہ پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوکر صوبائی کابینہ میں وزیر بنے۔آپ 1979 اور 1982 میں ضلع کونسل کے رکن منتخب ہوئے۔

مرحوم نے 1988 سے 1990 کے دوران پنجاب اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔آپ کو 1974 اور 1995 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

مرحوم سردار شوکت حسین مزاری 2002 کے عام انتخابات میں تیسری بار صوبائی اسمبلی پنجاب کے رکن منتخب ہوئے اور ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی منتخب ہوکر پانچ سال تک خدمات سرانجام دیں۔آپ اس دوران پنجاب اسمبلی کی لائبریری کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر بھی فرائض منصبی احسن طریق سے سرانجام دیتے رہے۔ بطور ڈپٹی سپیکر اور قائم مقام سپیکر آپ نے ہاؤس کو قواعد وضوابط کے مطابق اور غیر جانبداری سے چلایا اور ہمیشہ حزب اختلاف کو پارلیمانی کردار ادا کرنے کا پورا پورا موقع دیا۔آپ 2008 کے عام انتخابات میں چوتھی مرتبہ آزاد حیثیت سے اس ایوان کے رکن منتخب ہوکر پاکستان مسلم لیگ (ن) میں شامل ہوئے۔مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اپنی جان بھی اس ایوان کے اندر ہی دی۔

سردار شوکت حسین مزاری (مرحوم) کی ناگہانی وفات سے نہ صرف یہ ایوان ایک تجربہ کار پارلیمنٹیرین سے محروم ہوگیا ہے بلکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین بھی ان کی سرپرستی اور شفقت سے محروم ہوگئے ہیں۔ان کی کمی ہمیشہ شدت سے محسوس کی جاتی رہے گی۔یہ ایوان دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔آمین۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے تمام ملازمین، سردار شوکت حسین مزاری (مرحوم)، رکن صوبائی اسمبلی و سابق ڈپٹی سپیکر، صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر گہرے غم ودکھ کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان اور ایسا خلا تصور کرتے ہیں جو صدیوں تک پُر نہیں ہوگا۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، انتہائی مخلص اور منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین تھے۔مرحوم اصولوں کی سیاست اور جمہوریت کے استحکام کے لئے طویل جدوجہد کرنے والے، خدمت خلق پر یقین رکھنے والے، پاکستان کے لئے سوچنے والے اور اپنے علاقے میں ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔

مرحوم 10-فروری 1948 کو روجھان، ضلع راجن پور میں اپنے وقت کے معروف پارلیمنٹیرین، سردار محمد حسین مزاری کے گھر پیدا ہوئے۔آپ نے صادق پبلک سکول، بہاولپور سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجوایشن کی۔آپ زمانہ طالب علمی کے دوران 70-1969 میں برطانیہ کے بلیک برن کالج آف ٹیکنالوجی اینڈ ڈیزائن میں پاکستان سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہے۔

1977 میں پہلی مرتبہ پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوکر صوبائی کابینہ میں وزیر بنے۔آپ 1979 اور 1982 میں ضلع کونسل کے رکن منتخب ہوئے۔ مرحوم نے 1988 سے 1990 کے دوران پنجاب اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن

لیڈر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔آپ کو 1974 اور 1995 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

مرحوم سردار شوکت حسین مزاری 2002 کے عام انتخابات میں تیسری بار صوبائی اسمبلی پنجاب کے رکن منتخب ہوئے اور ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی منتخب ہوکر پانچ سال تک خدمات سرانجام دیں۔آپ اس دوران پنجاب اسمبلی کی لائبریری کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر بھی فرائض منصبی احسن طریق سے سرانجام دیتے رہے۔ بطور ڈپٹی سپیکر اور قائم مقام سپیکر آپ نے ہاؤس کو قواعد وضوابط کے مطابق اور غیر جانبداری سے چلایا اور ہمیشہ حزب اختلاف کو پارلیمانی کردار ادا کرنے کا پورا پورا موقع دیا۔آپ 2008 کے عام انتخابات میں چوتھی مرتبہ آزاد حیثیت سے اس ایوان کے رکن منتخب ہوکر پاکستان مسلم لیگ (ن) میں شامل ہوئے۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اپنی جان بھی اس ایوان کے اندر ہی دی۔

سردار شوکت حسین مزاری (مرحوم) کی ناگہانی وفات سے نہ صرف یہ ایوان ایک تجربہ کار پارلیمنٹیرین سے محروم ہوگیا ہے بلکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین بھی ان کی سرپرستی اور شفقت سے محروم ہوگئے ہیں۔ان کی کمی ہمیشہ شدت سے محسوس کی جاتی رہے گی۔ یہ ایوان دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔"

اب میں مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قاری صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ آئیں اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب شوکت حسین مزاری (مرحوم)
کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سے پہلے کہ قرارداد پر ووٹنگ ہو جو معزز رکن مرحوم کی خدمات کے حوالے سے تقریر کرنا چاہتے ہیں انہیں دعوت دی جاتی ہے اور اس سلسلہ میں میرا خیال ہے کہ۔۔۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! ہمارے قائد میاں نواز شریف صاحب اور ہمارے پنجاب کے چیف منسٹر کے چچازاد بھائی کا انتقال ہوا ہے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کے لئے بھی ہاؤس دعا کرلے۔

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے چچازاد بھائی (مرحوم)
کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

مخدوم سید احمد محمود: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مخدوم صاحب! میرا خیال ہے کہ پہلے Leader of the Opposition بات کر لیں۔ جو ممبر بات کرنا چاہتے ہیں وہ kindly اپنا نام لکھ کر بھجوا دیں، بہت شکریہ۔ جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! آج ایک بہت ہی مناسب اور احسن قرارداد خراج عقیدت کے لئے پیش کی گئی ہے۔ میں آج بہت ہی غم اور دل گرفتگی کی حالت میں چند ایک الفاظ کہنا چاہوں گا۔ سردار شوکت حسین مزاری صاحب میرا اور اُن کا ساتھ 1988 سے ہے، ہم اسمبلی میں elect ہو کر آئے تھے اور وہ بھی آج ہی کی طرح اپوزیشن کا دور تھا اس وقت انہوں نے ڈپٹی اپوزیشن لیڈر کے فرائض نبھائے تھے اور اس کے بعد بھی جس دن سے وہ elect ہوئے ہیں میں ان کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔ نہایت ہی خلیق انسان اور قابل تقلید شخصیت تھے، وہ ایک وضع دار گھرانے سے تعلق رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی روایات نبھانے اور آگے بکھیرنے والی شخصیت بھی تھے۔ ان کے خلیق ہونے کا ثبوت یہ بھی ہے کہ جب ہمارا کوئی ساتھی روٹھا ہوا ہوتا تھا تو ہماری قیادت ان کو منانے کے لئے بھیجا کرتی تھی اور ایک وقت، جو پچھلے پانچ سال تک انہوں نے ڈپٹی سپیکر کے طور پر یہاں پر اپنے فرائض انجام دیئے، جو اس وقت پنجاب کی ہسٹری میں کسی ڈپٹی سپیکر کا سب سے زیادہ عرصہ ہے، لگاتار ڈپٹی سپیکر رہنے کا ان کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔ ان میں بھی دو چیزوں کی خاصیت تھی۔ میں نہایت ادب سے آپ کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا ہوں کہ جب وہ آپ کی جگہ پر بیٹھا کرتے تھے تو اکثر rulings انہوں نے حکومتی خواہشات کے خلاف بھی دی ہیں کیونکہ وہ سمجھتے تھے اور خصوصاً زمینداروں کے حق میں جو بات ہوتی تھی، کسانوں اور مزارعوں کے حق میں، جو کھیت مزدور کے حق میں بات ہوتی تھی اس پر وہ اڑ جاتے تھے اور ایک دو دفعہ تو ہماری کابینہ کے کچھ

ساتھیوں کے ساتھ ان کی اسی چیئر پر کچھ شکر رنجی بھی ہوئی لیکن وہ اڑے رہے اور انہوں نے احسن طریقے سے ruling دی جس کے فوائد عوام کو پہنچے اور دوسری بات یہ کہ جب 1988 میں ہمارے اپوزیشن بنچوں میں فارورڈ بلاک بنانے کی کوشش کی، ہمارے چند ایک ساتھی گئے تو یہی ایک اچھی شخصیت تھے جنہوں نے اچھے الفاظ کے ساتھ احسن طریقے سے ان ساتھیوں کو منا کر، پیار سے واپس اپنے گھر میں لے آئے اور محسوس تک نہیں ہونے دیا کہ چند دنوں کے لئے ان کے کچھ قدم ہم سے دور ہوئے تھے اور اسی طرح اپنے ساتھ لے کر آئے۔ وہ ایسی شخصیت تھی جو سمجھانے کے لئے بھی ایسا طریقہ اختیار کرتے تھے کہ جس میں وہ کہتے تھے، ہاں یہ نادانستگی میں ہوا اور شاید اس میں ہماری غلطی تھی کہ آپ ہم سے دور ہوئے اور یہ بہت بڑی بات ہوتی ہے کہ بات اپنے اوپر لے کر دوسروں کی بڑائی بیان کرنا اور دوسروں کو بڑا کر دینا۔ میں یہ چاہوں گا کہ ان کی شخصیت چونکہ یہ دور حاضر ہی کی بات ہے، یہاں کا عملہ بھی جانتا ہے، یہاں کے سپیکر اور جو اسمبلی کے در و دیوار ہیں ان کی چال ڈھال سے واقف ہیں، ان کی چھوڑی ہوئی روایات کو آگے چلایا جائے۔ انہی الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے، اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ میں ان کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ وہ جمہوری آدمی تھے، جمہوریت سے محبت کرتے تھے اور جمہوریت سے محبت کرتے ہوئے انہوں نے اس جمہوری ادارے کے اندر ہی جان دے دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ (آمین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مخدوم صاحب !

مخدوم سید احمد محمود: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج سب سے پہلے تو میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں جو وزیر قانون نے پیش کی ہے۔ آج ہم تمام کے تمام ممبران نہایت ہی افسردہ کیفیت میں مبتلا ہیں۔ سردار شوکت حسین مزاری ایک ایسی پُرکشش شخصیت تھے کہ تمام کے تمام ممبران اُن کو اپنا ساتھی، اپنا ہمدرد اور اپنا دوست جانا کرتے تھے۔ ان میں سے ان کا ایک ساتھی میں بھی تھا۔ میرے neighbourhood میں ایک مقام ہے جس کا نام ہے "بنگلہ اچھا" وہاں پر ان کا حلقہ بھی تھا اور وہاں پر وہ رہتے بھی تھے، ان کا سسرال بھی وہاں پر تھا تو اکثر میری ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ ایک بہت بڑی خوبی جو سردار صاحب میں تھی وہ میں اپنے تمام بہنوں اور بھائیوں سے share کرنا چاہوں گا وہ یہ تھی کہ سرادر صاحب کو غریبوں سے بہت زیادہ ہمدردی اور محبت تھی۔ جب میں کل ان کے گاؤں گیا تو ان کے بھائی مجھے بتا رہے تھے کہ سردار صاحب کا جو آخری ٹیلیفون ان کو آیا تھا اس میں انہوں نے محض

ایک غریب آدمی کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کے ہاں فاتحہ خوانی پر تم گئے تھے؟ میں نے کہا ہاں میں گیا تھا تو کہنے لگے میرے بارے میں وہ کیا کہہ رہا تھا؟ تو اس بات سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ غریبوں میں ان کا بہت زیادہ مقام تھا، یہی وجہ ہے کہ ان کو کامیابی کے لئے کسی پارٹی کے ٹکٹ کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ وہ ہمیشہ اپنے زورِ بازو پر elect ہوئے اور ہمیشہ انہوں نے عزت پائی۔ میں یہاں پر یہ بھی عرض کر دوں کہ سردار شوکت حسین مزاری صاحب اتنی ہر دلعزیز شخصیت تھے کہ وزیراعلیٰ پنجاب بھی ان کے جنازے میں شریک ہوئے اور وزیراعظم پاکستان بھی آج ان کے گھر جا رہے ہیں اور یہ تمام کے تمام عہدے دار جو ان کے پاس گئے ہیں وہ ذاتی حیثیت میں گئے ہیں، ان کی محبت میں گئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ سردار صاحب کی موت ہم سب کو اُداس کر کے چلی گئی ہے اور ہم ہمیشہ ان کو یاد رکھیں گے۔ آپ کے predecessor کے طور پر بھی انہوں نے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ ان کا لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی ذکر کیا ہے۔ میں تو بدقسمتی سے اس وقت ہاؤس میں نہیں تھا لیکن سُنا یہی گیا ہے کہ وہ بہت ہی باادب اور بارعب طریقے سے اس ہاؤس کی کارروائی کو چلاتے تھے اور اپوزیشن کو مکمل طور پر comfort value دیا کرتے تھے۔ چونکہ ان کی وفات اسی ہاؤس کے floor پر ہوئی ہے یہ بھی بہت انوکھا واقعہ ہے اور یہ ہمیشہ اس اسمبلی کی تاریخ میں یاد کیا جائے گا۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے بلکہ آپ کے توسط سے میری پنجاب اسمبلی سے یہ گزارش یہ ہو گی کہ ایک فوٹو گراف سردار شوکت حسین مزاری کی اس بلڈنگ میں کہیں نہ کہیں ضرور لگانی چاہئے اور اس فوٹو گراف کے نیچے ان کے بارے میں کچھ کلمات بھی لکھنے چاہئیں۔ میں آخر میں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ سردار صاحب کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے اور اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ان کے ورثاء کی سرپرستی فرمائے۔ (آمین) میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ بہت، بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر طاہر جاوید صاحب!

ڈاکٹر طاہر علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! سردار شوکت مزاری صاحب سے میری پہلی واقفیت تب ہوئی جب میں پہلی دفعہ اسمبلی میں آیا۔ میں نے ان کو ذاتی طور پر بھی دیکھا ہے۔ اس وقت کی کابینہ میں منسٹر تھا اور اس لحاظ سے بھی ان سے ملاقات ہوتی تھی۔ دو تین چیزیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کے بارے میں بیان کرنا ضروری ہیں۔ جب بھی اسمبلی کا سیشن ہوتا اور وہ آپ کی اس کرسی پر بیٹھتے تھے تو جیسے مخدوم صاحب نے اور پھر ظہیر صاحب نے فرمایا کہ ان کا stance ہمیشہ impartial اور

conduct سپیکر والا ہوتا تھا۔ ہمارے جو ساتھی پچھلے دور میں یہاں پر رہے ہیں انہیں یاد ہو گا کہ کچھ چیزوں پر سردار صاحب emotional ہو جایا کرتے تھے اور آپ کو بھی یاد ہے کہ اتنے emotional ہوتے تھے کہ میں not as an MPA but as a doctor, stood at worried کہ خدانخواستہ ان کو کوئی دل کی تکلیف نہ ہو۔ چہرہ سُرخ ہو جاتا تھا، بلڈ پریشر اوپر چلا جاتا تھا لیکن جو یاد کرنے والی بات ہے کہ emotionalism was always confined to کہ پنجاب کی agricultural economy، کسانوں کے بارے میں اور دیہی علاقوں کے بارے میں وہ جذباتی ہو جاتے تھے اور کوئی بھی شخص اس پر اگر کوئی بات کرتا تھا اور حکومت کا دفاع کرتا تھا تو وہ اپنی impartial thinking کا اظہار ضرور کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ وہ اکثر مجھے اپنے پاس بلاتے تھے تو ایک دفعہ انہوں نے ایک case پیش کیا تھا کہ ان کے علاقے کا ایک شخص اور اس کی بیٹی بھی وہاں پر موجود تھی، ان کے گھر میں اکثر ان کے علاقے کے لوگ آکر باقاعدہ وہاں پر کھڑے ہوتے تھے تو وہ کہنے لگے کہ یہ بچی ہے اس کے اتنے نمبر آئے ہیں اور یہ آپ لوگوں نے self finance کا سسٹم شروع کیا ہوا ہے اس کا self finance پر داخلہ ہو جاتا ہے لیکن یہ 3 لاکھ روپیہ یہ بچی ادا نہیں کر سکتی تو اس کے لئے ہماری پالیسی نہیں تھی اور مجھے ذاتی طور پر بھی اس پالیسی سے تکلیف تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میرے والدین کو بھی 3 لاکھ روپے دینے پڑتے تو گورنمنٹ سرونٹ ہوتے ہوئے my father could not have afforded my education تو میں اس مسئلے میں ان کا ساتھ دیتا رہا اور اب اللہ کا شکر ہے کہ میاں شہباز شریف صاحب نے جو پہلا فیصلہ کیا تھا وہ یہی تھا کہ self finance کو ختم کیا جائے۔ کاش! آج مزاری صاحب ہوتے اور مجھے اب اس بچی کا نام یاد نہیں، شاید اس سال کی لسٹ میں اس کا نام ضرور شامل کیا جائے۔ بہر حال ان کے بارے میں یہی چیز ہمیں یاد ہے کہ انسان دوست تھے۔

> Impartial as a Deputy Speaker and a very competent educated person who truly represented his constituency.

میرا خیال ہے کہ as a MPA میں محسوس کرتا ہوں کہ جب کوئی پولیس افسر فوت ہو جاتا ہے تو حکومت اس کے لئے کچھ کرتی ہے، کوئی فوجی اگر شہید ہوتا ہے تو اس کی فیملی کے لئے کچھ کیا جاتا ہے، آرمی میں اگر کوئی جنگ میں شہید ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ he died with his boots on تو here as an MPA who has been elected multiple times جو ڈپٹی سپیکر بھی

رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ہر وہ شخص جو ان کو جانتا تھا، ان کو عقیدت اور احترام سے آج یاد کر رہا ہے تو ہمیں بھی جو ہمارے اس طرح کے رفقاء ہیں جو specially during the session or during the tenure رخصت ہو جاتے ہیں تو ان کی یاد داشت میں کچھ نہ کچھ کوئی event یا ایسی کوئی چیز ضرور کرنی چاہئے۔ آخر میں request یہ ہے کہ میں بطور ڈاکٹر کے جس طرح ان کی وفات ہوئی ہے میں اس دن session میں موجود نہیں تھا لیکن مجھے لگتا ہے کہ ایک silent heart attack ہوا ہے اور ہمارے پاس facility بھی ہے، اب تو میاں صاحب نے اس طرح کی medicines کا بھی فری انتظام کر دیا ہے۔ I think ہم سب کو زیادہ cognizance اپنی صحت کے بارے میں لینی چاہئے اور چیک اپ کروانا چاہئے جس کے لئے facility available ہے but I feel کہ ان کی یادداشت کے طور پر کوئی نہ کوئی recognition خواہ ان کی پورٹریٹ کی صورت میں یا کوئی اور علامت میں ہو تو ضرور ہمیں اس اسمبلی ہال میں کہیں نصب کرنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! بات شروع کرنے سے پہلے مجھے اسی اسمبلی کا ہاؤس یاد آتا ہے کہ جب ہم اُس side پر بیٹھا کرتے تھے اور مزاری صاحب on in off یہاں Chair فرمایا کرتے تھے اور مجھے وہ وقت بھی یاد ہے کہ جب ہم اپوزیشن کی سختیاں برداشت کر رہے تھے، جب ہمیں یہاں اس ہاؤس میں اپوزیشن کو بولنے کی اجازت نہیں ملا کرتی تھی، جب ہمیں اپنی حق بات کہنے کی اجازت نہیں ملا کرتی تھی تب مزاری صاحب ایک شفیق بزرگ کی حیثیت سے ہماری وہ suffocations جو ہم یہاں ایک بہت سخت گیر سپیکر کی صورت میں برداشت کرتے تھے ان کی replacement کے طور پر ایک بہت شفیق بزرگ کی حیثیت سے مجھے وہ یاد آتے ہیں اور مجھے وہ وقت بھی یاد ہے جیسا کہ ڈاکٹر طاہر علی جاوید صاحب نے کہا کہ آج یہاں بیٹھے ہوئے میں بھی وہ وقت یاد کر رہی تھی کہ جب وہ جذباتی ہو کر اپنی سیٹ پر بیٹھے ہوئے یہ بھی خیال نہیں کرتے تھے کہ میں سپیکر ہوں یا ڈپٹی سپیکر ہوں اور وہ نعرے لگایا کرتے تھے۔ وہ وقت مجھے یاد ہے کہ جب کسی سلسلے میں ایک resolution ہاؤس میں آیا تھا تو انہوں نے پاکستان زندہ باد اور اس کے نعرے بہت جذباتی انداز میں یہاں ہاؤس میں بیٹھ کر لگائے اور واقعی اس وقت ہم بیٹھ کر یہ بات کہہ رہے تھے کہ مزاری صاحب اتنے جذباتی ہو گئے ہیں کہ ان کا چہرہ بہت blush کر رہا ہے اور اس دن بھی اتفاق کی بات

ہے کہ یہاں میرے قریب تشریف فرما تھے اور اندر آنے سے پہلے میں باہر لابی میں بیٹھی تھی اور مجھے آج بھی وہ ان کا لمس یاد ہے جنہوں نے میرے سر پر، مجھے پیار دیا اور مجھے اشارہ کیا کہ ہاؤس میں آؤ میں نے کہا چلئے میں آپ کے پیچھے آ رہی ہوں اور تھوڑی دیر بعد میں نے محسوس کیا کہ وہ اپنا سر دائیں، بائیں move کر رہے تھے، I hope کہ اس وقت ان کو کچھ شاید feeling ہو رہی تھی، کچھ محسوس کر رہے تھے۔ but it was silent heart attack اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے rather it was heart failure اور اس کے بعد انہوں نے آنکھیں بند کیں تو ہم سمجھے کہ شاید ان کو اونگھ آگئی ہے کہ بعض اوقات لمبا وقت ہاؤس میں بیٹھنے سے ہوتا ہے لیکن وہ پانچ منٹ پہلے تشریف لائے تھے اور جب انہوں نے سر نیچے پھینکا اور ان کے منہ سے پانی نکلنا شروع ہوا then I shouted کہ ان کو کچھ ہو گیا ہے اور میری feelings تھیں کہ اس وقت ان کے چہرے کی رنگت اور وہ سب ہی بتا رہی تھیں کہ ان کو note کرنے میں ہم شاید لیٹ ہو گئے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ آج اس ہاؤس میں جہاں بہت سے نئے لوگ آئے ہیں اور بہت کم ایسے شفیق بزرگ اور ایسے تجربہ کار سیاست دان اور پارلیمنٹیرین اس وقت ہاؤس میں موجود ہیں جن سے کچھ سیکھا جا سکتا ہے، جن سے بہت سی باتیں سمجھی جا سکتی ہیں، بہت کم لوگ اس ہاؤس میں اب موجود ہیں اور مزاری صاحب میری لسٹ میں top of the list ہوتے تھے ان لوگوں سے جن سے کچھ سیکھا جا سکتا ہے تو میں ان کی عظمت کو سلام پیش کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ ایک parliamentarian کی grace ہے، ایک parliamentarian کے فخر کی بات ہے جس ہاؤس سے اس کا تعلق ہوتا ہے آخری سانس بھی انہوں نے اسی ہاؤس میں لیا تو میں ان کو سلام پیش کرتی ہوں اور میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات میں بلندی فرمائے اور ان کے لواحقین کو یقیناً صبر و جمیل عطا فرمائے۔ چونکہ میرا ان سے کوئی رشتہ تو نہیں تھا لیکن ہماری ان سے وابستگی پچھلے پانچ چھ سال کے دور میں بہت زیادہ develop ہو گئی تھی۔ ان کے اہل خانہ جو اتنے شفیق بزرگ سے محروم ہوئے ہیں، یقیناً ان کا جو نقصان ہے وہ ناقابل تلافی ہے، خدا تعالیٰ ان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ ہم مزاری صاحب کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے یہ بھی کہوں گی کہ مجھے وہ وقت بھی یاد ہے کہ جب مزاری صاحب ہاؤس میں بہت light ماحول رکھنے کے عادی تھے۔ رانا صاحب آپ کو یاد ہو گا کہ ایک دفعہ سامیہ امجد صاحبہ کے ساتھ جو ہوا کہ ایک مشاعرہ کی سی کیفیت ہاؤس میں پیدا ہو گئی تھی اور اس طرف سے بھی شعر آ رہا تھا اور اُس طرف سے بھی شعر آ رہا تھا

اور میں نے اس وقت اعتراض کیا تھا گو کہ میں نے اٹھ کر اس وقت مزاری صاحب پر اعتراض کیا تھا کہ ہاؤس میں ایسا نہیں ہونا چاہئے لیکن وہ جو میرے کہنا کا مقصد ہے کہ وہ ایک سخت گیر ایک ڈکٹیٹر قسم کے انسان نہیں تھے، ہاؤس کو بھی وہ نارمل انداز میں اور نارمل ماحول میں چلانا چاہتے تھے اور ان جیسا شخص یقیناً ہمیں پنجاب اسمبلی میں شاید اب دوبارہ میسر نہ ہو تو ہم انہیں ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ مزاری صاحب کو میں سلام پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترم سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب!

سینئر ایڈوائزر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ قرارداد کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرنے کے لئے مجھے موقع دے رہے ہیں۔ ابتداء تو میں اسی چیز سے کرتا ہوں کہ محترم وزیر قانون نے جو قرارداد پیش کی ہے میں اس کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ یہاں جو کسی نے کہا ہے کہ ”میں ذاتی طور پر جانتا ہوں“ اور کسی نے کہا ہے کہ ”اسمبلی کے حوالے سے میں جانتا تھا یا جانتی تھی“ خواتین بھی بولیں۔ میرے وہ چھوٹے بھائی کی طرح تھے۔ وہ چار مرتبہ elect ہو کر اس ایوان میں پہنچے اور ان چار الیکشن میں سے تین میں ہم ایک دوسرے کے مخالف تھے اور مختلف جماعتوں میں ہوا کرتے تھے لیکن یہ کبھی احساس نہیں ہوا تھا کہ وہ مخالف ہیں۔ صرف اپنی جماعت کی حد تک ان کی policies، جماعت کی policies ہوتی تھیں ورنہ وہ عام دوست ہی تھے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہی ہے کہ وہ جو پہلے تین الیکشن کسی جماعت کی طرف سے لڑے، پہلے ایک جماعت سے اور اس کے بعد انہوں نے جماعت تبدیل کی تھی لیکن ان کے اپنے قبیلے کے سردار، خاندان کے بزرگ بھی ان کی مخالفت میں تھے اور قبائلی نظام میں شاید اس ہاؤس میں کوئی کم ہی لوگ ہوں گے اس چیز کو پہنچاننے والے یا سمجھنے والے کہ جب بڑے مخالف ہو جائیں تو ان کی مخالفت میں جیتنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے لیکن سردار شوکت حسین مزاری اپنے سرداروں کے مقابلے میں بھی جیتے اور آخری مرتبہ جب 18۔فروری کو انہوں نے حصہ لیا تو بحیثیت ایک آزاد امیدوار کے اور اس دور میں جبکہ آپ اور میں ہم سب سمجھتے ہیں کہ لوگ پارٹی اور پارٹی منشور کو ووٹ دیتے ہیں، آزاد امیدوار کی حیثیت سے بڑی نمایاں lead سے وہ جیتے، یہ عوام دوست ہونے کا ثبوت ہے اور مجھے یاد ہے کہ جب بھی وہ مجھ سے ملتے تھے تو اس طبقے کی بات کیا کرتے تھے جو پسا ہوا ہے، جن کی کوئی سنتا نہیں، جن کی دادرسی نہیں ہوتی، ان کے بارے میں ہمیشہ وہ بات کیا کرتے تھے اور ان کی عوام دوستی کی یہی دلیل میرے خیال میں کافی ہے جو اپنے بڑوں کی مخالفت کے باوجود

بھی وہ جیتتے رہے اور آخری الیکشن میں وہ آزاد امیدوار کی حیثیت سے بھی منتخب ہوئے۔ حال ہی میں ضلع راجن پور میں بہت تباہ کن سیلاب آئے تھے اور چیف منسٹر صاحب نے مجھے بھیجا تھا کہ ان کے ریلیف کا اور وہ جو پانی میں پھنسے ہوئے تھے ان کے نکالنے کا انتظام کیا جائے تو اس سفر میں بھی سردار شوکت حسین مزاری (مرحوم) میرے ساتھ تھے باوجود اس کے کہ ان دنوں میں وہ علیل تھے اور ان کا چلنا بھی ذرا دشوار ہوتا تھا لیکن اس حالت میں بھی وہ میرے ساتھ رہے اور سارا دن ہم کہیں جیپوں پر اور کہیں پیدل جہاں بھی جا سکتے تھے، کہیں کشتیوں میں ہم چلتے رہے اور وہ آخر تک میرے ساتھ رہے تو اگلے روز وہ ایک دن چھوڑ کے دوسرے دن جب چیف منسٹر صاحب گئے تو پھر ان کے ساتھ گئے۔ یہ ان کی عوام دوستی کا ثبوت ہے۔ میں یہاں مخدوم صاحب کی اس proposal کی حمایت کرتا ہوں کہ ایک اتنا عظیم شخص جس نے چار مرتبہ اس ایوان میں منتخب ہونے کا اعزاز حاصل کیا ہو، پھر وہ آپ کی مسند پر رہے ہیں، ڈپٹی سپیکر رہے ہیں لہذا یہاں ان کی کوئی نہ کوئی portrait نمایاں ہونی چاہئے۔ سپیکر صاحبان کی portraits تو سپیکر کے چیمبر میں ہوتی ہیں شاید ڈپٹی سپیکر صاحبان کی portraits ڈپٹی سپیکر کے چیمبر میں ہوتی ہوں لیکن ان کا کردار صرف ایک ڈپٹی سپیکر کا نہیں تھا بلکہ وہ ایک بہت اعلیٰ شخصیت کے مالک تھے اس لئے اسمبلی میں کسی نمایاں جگہ پر ان کا portrait لگایا جائے۔ ویسے تو جو بھی منتخب ہو کر یہاں آتے ہیں وہ سب ہمارے لئے محترم ہیں لیکن جیسے ان کا سانحہ ہوا اور اس بارے میں ڈاکٹر صاحب نے بجا طور پر کہا کہ جب فوجی شہید ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ:

He died with the boots on. He died by the performance of duty.

میں نہیں جانتا کہ یہاں پر کتنے دوستوں کو ان کی بیماری کا علم ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ ان کے لئے بیٹھنا دشوار ہوتا تھا۔ اس کے باوجود بھی وہ ہاؤس میں آیا کرتے تھے اور جیسے میں نے سیلاب کے واقع کا ذکر کیا کہ وہ ہر وقت غریبوں کی مدد کے لئے تیار رہتے۔ ہم سب ان کی ناگہانی وفات پر افسردہ ہیں۔ ہم ان کے لئے اور تو کچھ نہیں کر سکتے لیکن ان کی یاد رہنی چاہئے تاکہ آنے والی نسلیں دیکھ سکیں اور جب وہ آکر اس ہاؤس میں بیٹھیں گے تو ان کے سامنے وہ portrait ہونی چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ڈپٹی سپیکر کے کمرے میں سردار صاحب کی تصویر لگی ہوئی ہے لیکن ان کی portrait کے بارے میں جیسے یہ ایوان فیصلہ کرے گا انشاء اللہ آج ہی اسی طرح کر لیا جائے گا۔ اب میں رانا محمد افضل خان سے گزارش کروں گا کہ وہ بات کریں۔

رانا محمد افضل خان: شکریہ-جناب سپیکر! مزاری صاحب کی ناگہانی وفات پر آج میرے ساتھیوں نے جتنی اچھی باتیں کی ہیں میں ان کی تائید کرتے ہوئے صرف ایک نکتے پر بات کرنا چاہوں گا کہ انسان کی شخصیت اس کی commitment, knowledge اور اخلاقیات کا ایک مجموعی رد عمل ہوتا ہے اور یہی وجہ تھی کہ مزاری صاحب کی شخصیت میں depth تھی- میں 1997 سے ان کو جانتا تھا، ان کی commitment اور knowledge ایک political leadership کا ثبوت تھا- وہ ہمیشہ اپنی بات پر قائل کر لیا کرتے تھے اور بات ہی ایسی کرتے تھے جو بالکل جائز ہوا کرتی تھی- اس دن بھی جب وہ یہاں تشریف لائے تو ہمیشہ کی طرح نہایت well dressed, بالکل fresh اور چاک و چوبند تھے- ان کی اس ناگہانی وفات پر جو خلا پیدا ہوا ہے وہ پورا نہیں ہو سکتا- میں دعا گو ہوں کہ ان کا خاندان اس عظیم سانحہ،، بہت بڑے نقصان سے عہدہ برآ ہو سکے، ہم اور ہماری اسمبلی بھی ان کی اچھی باتوں کو یاد کر کے اچھی روایات قائم کر سکے- شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری عبدالغفور صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! بہت شکریہ- "كل نفس ذائقة الموت" جو ماں کی گود میں آیا ہے اس نے قبر کی آغوش میں ضرور جانا ہے لیکن میں سردار صاحب کے بارے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ:

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
ایک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

جناب سپیکر! جسے موت کہتے ہیں دراصل یہ ایک ایسی زندگی ہے جس نے کبھی ختم نہیں ہونا- بلاشک و شبہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ heart patient تھے اور ان کی cause of death بھی heart problem تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ موت کی اصل وجہ زندگی ہے، جس کو زندگی ملی ہے اسے موت آنی ہے- دنیا میں کچھ ایسے لوگ آتے ہیں جو اپنا نام چھوڑ جاتے ہیں، جو اپنے کردار کے حوالے سے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں- میں پچھلی اسمبلی میں آپ کے ساتھ تھا، جب سردار صاحب اس Chair پر بیٹھا کرتے تھے تو پوری اپوزیشن کو یہ یقین ہوتا تھا کہ کم از کم آج یہ ہاؤس قواعد و ضوابط کے مطابق چلے گا اور ہمیشہ اسی طرح ہوا- اس ایوان میں جو کچھ ہوتا رہا ہم کبھی کبھی ان کے آفس میں ملا کرتے تو وہ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے میں اس پر believe نہیں کرتا-

جناب سپیکر! سردار صاحب کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور جیسے انتہائی قابل احترام سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ نے یہ بات کی ہے ہم سب ان کی بات کی تائید کرتے ہیں کہ یہاں اسمبلی کے اندر کسی نہ کسی حوالے سے ان کا portrait بھی ہونا چاہئے اور ہماری اسمبلی کے جو پارکس اور باقی جگہیں ہیں اگر ان میں سے کسی کو ان کے نام سے منسوب بھی کر دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔ بلا شک وشبہ انسان طاقت ور نہیں ہے۔ایک شخص حضرت علی المرتضیٰ سرکار کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ انسان کتنا طاقت ور ہے؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ اپنی ایک ٹانگ اوپر اٹھائیں۔اس نے ایک ٹانگ اوپر اٹھائی پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب دوسری ٹانگ اوپر اٹھائیں تو اس شخص نے کہا کہ یہ ممکن نہیں ہے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انسان اتنا ہی طاقتور ہے۔غرور اور تکبر انسان کو زیب نہیں دیتا یہ صرف اللہ کو زیب دیتا ہے۔غرور اور تکبر کس چیز کا ہے؟ سردار صاحب چلے گئے اور ہم سب جو آج یہ بات سن رہے ہیں یا زندہ ہیں ان سب کا کفن بازار میں for sale رکھا ہوا ہے۔بس کسی نہ کسی نے جانا ہے کہ فلاں شخص دنیا سے چلا گیا ہے ایک کفن دے دیجئے۔فرق صرف تھوڑا سا ہے۔ہم سب نے جانا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹنا ہے۔

جناب سپیکر! میں سردار صاحب کی شخصیت کا ایک پہلو ضرور بیان کرنا چاہوں گا کہ وہ کریم آقا نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے تھے اور درود وسلام پڑھنے والے شخص تھے۔ میری ان کے چیمبر میں ہمیشہ یہ بات ہوتی رہتی تھی۔ اللہ کے چاروں برگزیدہ فرشتے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ جو آپ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا میں اسے بجلی کی طرح پل صراط سے ایسے نکالوں گا کہ اسے پتا بھی نہیں چلے گا۔پھر حضرت میکائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں سجدے میں چلا جاؤں گا اور جب تک اللہ کریم اس کی بخشش نہیں کر دیتے میں سجدے سے نہیں اٹھوں گا۔پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام نے کہا کہ میرے فرائض میں شامل ہو جائے گا کہ میں اسے حوض کوثر سے پانی پلاؤں اور آخر میں حضرت عزرائیل علیہ السلام نے بڑی خوبصورت بات کی کہ میں اس کی روح ایسے قبض کروں گا جیسے انبیاء کی کی تھی۔ایک درود وسلام پڑھنے والا شخص ہم سے بچھڑ ضرور گیا ہے لیکن آپ سب نے دیکھا اور پورا ایوان اس چیز کا گواہ ہے کہ شاید ان کی موت کے پانچ منٹ بعد سب کو پتا چلا کہ وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کرنا چاہتا ہوں کہ:

دنیا دے وچ رکھ فقیرا ایسا بہن کھلون
کول ہوویں تے ہسن لوکی دور ہوویں تاں رون
بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ-جناب ثناء اللہ خان مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: بہت مہربانی۔جناب سپیکر! جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں گاؤں میں تھا، میں اس دن اسمبلی کے اجلاس میں یہاں نہیں تھا by chance میں نے ٹیلیویژن on کیا ہوا تھا۔اس وقت ان کو ہسپتال لے کر جا رہے تھے اور آپ آگے آگے تھے۔جب میں نے ان کی شکل دیکھی تو میری چھٹی حس نے مجھے فوری طور پر یہ کہا کہ شاید وہ اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔قرآن مجید میں آیا ہے کہ "كل نفس ذائقة الموت" موت برحق ہے۔جب بچہ اپنی ماں کے رحم میں ہوتا ہے تو انسان کا رزق، اس کی عزت اور دوسرا سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے۔ہمارا بحیثیت مسلمان یہ عقیدہ ہے کہ تمام چیزیں time اور schedule کے مطابق سرانجام دی جا رہی ہیں۔ہمیں ان کی المناک رحلت پر انتہائی افسوس ہے۔شروع کے دنوں میں اسمبلی کے اندر جب ہم back seats پر بیٹھا کرتے تھے تو ان سے ہمیں کافی زیادہ سیکھنے کا موقع ملا۔وہ انتہائی ملنسار، شریف النفس، باوقار اور پرخلوص آدمی تھے۔وہ ہمیشہ ہر topic پر خوبصورتی اور اچھے انداز میں بات کیا کرتے تھے۔میں اگر یہ کہوں کہ وہ خُلق کا پیکر تھے اور اخلاص ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے، انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا گیا ہے۔وہ اخلاص کا منبع تھے۔ہمارے دوستوں، ساتھیوں نے اس سے پہلے بھی بات کی ہے کہ انہوں نے نہ صرف پاکستان کی قومی سطح پر بلکہ پاکستان کی international level پر بھی خدمت کی ہے۔جب تک یہ اسمبلی اور پنجاب قائم و دائم رہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قائم و دائم رکھے تو ان کا نام ہمیشہ یاد رکھا جائے گا کیونکہ وہ اس مٹی سے belong کرتے تھے۔میں کہوں گا کہ وہ three in one تھے۔نسلاً بلوچ تھے، پنجاب میں رہائش پذیر تھے اور سرائیکی زبان بولتے تھے گویا کہ ان کی مادری زبان بلوچی تھی۔پچھلی دفعہ میں ایم این اے تھا اور وہ ایم پی اے تھے، ان سے رابطہ رہتا تھا۔ان کو گفتگو پر command حاصل تھی۔میں اس موقع پر دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور ان کے لواحقین کو صبر و تحمل عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ اور دوسرے بھائیوں نے کہا ہے کہ ان کی یاد کے بارے میں اگر ایک سیمینار conduct کر لیا جائے تو بہتر ہوگا۔ بہت مہربانی، بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب ظفر ذوالقرنین ساہی صاحب!

جناب ظفر ذوالقرنین ساہی: جناب سپیکر! برعکس اس کے کہ بہت سے دیگر احباب کے کہ جن کا سردار شوکت حسین مزاری کے ساتھ ذاتی یا اسمبلی کے floor پر تعلق رہا ہے میں اپنی یہ بدنصیبی سمجھتا ہوں کہ مجھے ان کے ساتھ اسمبلی میں اتنا وقت گزارنے کا موقع نہیں ملا۔ جس امید کے ساتھ ہم لوگ اسمبلی میں آئے ہیں کہ اپنے بزرگ سیاست دانوں سے کچھ سیکھنے کو ملے گا۔ اسمبلی چلانے، اسمبلی میں بیٹھنے، اسمبلی کے آداب، ملک کو چلانے اور ملک میں بہتری لانے کی بابت ہمیں سیکھنے کو ملے گا۔ سردار شوکت حسین مزاری کی ان تعلیمات سے میں محروم رہنے پر نہایت دکھی ہوں۔ میرے بزرگوں کا بھی دیگر احباب کی طرح سردار شوکت مزاری کے ساتھ کافی گہرا دوستانہ تعلق تھا اور اس وجہ سے بھی مجھے دکھ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی وفات سے پاکستان، بالخصوص پنجاب کے عوام اور صوبہ پنجاب ایک بہت ہی شفیق، قابل اور تجربہ کار سیاست دان سے محروم ہوا ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور میرے تمام بزرگ سیاست دانوں، تمام موجودہ ممبران اور آنے والوں کو ان کی تعلیمات اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں چونکہ ان کے بارے میں کوئی ذاتی knowledge نہیں رکھتا لہذا میرا اخراج تحسین صرف اتنا ہے کہ جو باتیں میں نے ان کے بارے میں اپنے بزرگوں سے اور آج اس ہاؤس کے معزز ممبران سے سنی ہیں ان کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ واقعی وہ ایک عظیم انسان تھے۔ انھوں نے جو خلوص اور شفقت اپنے احباب اور دیگر لوگوں سے قائم رکھی اللہ تعالیٰ اسی شفقت اور خلوص کا معاملہ ان سے فرمائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! شکریہ۔

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

جناب سپیکر!اس معزز ایوان میں معزز ممبران نے سردار شوکت حسین مزاری (مرحوم) کے حوالے سے جو تقاریر کی ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے۔۔۔

(اذان مغرب)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں بات کر رہی تھی کہ سردار شوکت حسین مزاری کی شخصیت کا جو پہلو میرے سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک انتہائی مثبت کردار کے حامل انسان تھے۔ دوست ہوں یا دشمن خواہ مخالفین ہوں سب کے منہ سے میں نے ان کی اصول پسندی کی تعریف ہی سنی ہے۔ ان کی حب الوطنی اور وطن سے ان کا جو ایک تعلق اور بحیثیت مسلمان اپنے عہدے سے انصاف تھا صرف پانچ منٹ پہلے میری ساتھی بشریٰ گردیزی صاحبہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ انکل مزاری سو رہے ہیں۔ ہم تھوڑا سا اس کے اوپر ہنسے بھی کہ مزاری انکل سو رہے ہیں۔ میرا جی چاہا کہ میں اٹھوں اور پوائنٹ آف آرڈر پر تھوڑا سا انہیں چھیڑ دوں لیکن پھر ہم نے کہا کہ وہ بزرگ ہیں نیند آ گئی ہے تو انہیں سونے دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! بحیثیت مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ملک الموت نے اللہ کی رضا سے ہر انسان کی جان وہیں سے نکالی ہے جو جگہ مقرر ہے۔ کس قدر خوبصورت موت تھی ان کی کہ جس کی تمنا ہر مسلمان کرتا ہے۔ ہر انسان کم از کم میں تو یہ خواہش کرتی ہوں کہ یا اللہ ہم چلتے پھرتے، بنا کسی پر بوجھ بنے اس دنیا سے چلے جائیں۔ ایسی موت کی ذرہ برابر بھی انہیں تکلیف نہ ہوئی اور ان کی روح ان کے جائے منصب سے اس طریقے سے قفس عنصری سے پرواز کر گئی کہ جیسے مکھن میں سے بال کو نکال لیا جاتا ہے۔ جمعہ کا دن تھا اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنے بخشے ہوئے لوگوں کی نشاندہی کی ہے اس میں، میں سمجھتی ہوں کہ تمام تشبیہات ان کی اس موت میں موجود تھیں۔ میرے ایک بھائی مستی خیل کہہ رہے تھے کہ ان کی المناک موت پر مجھے افسوس ہے۔ میں یہ کہوں گی کہ ان کی موت جس کی تمنا ہر مسلمان کرتا ہے ایک خوبصورت موت تھی، مجھے اس پر فخر بھی ہے، دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی طریقے سے کام کرتے ہوئے اپنے منصب سے جڑے ہوئے چلتے پھرتے مجھے بھی ایسی ہی موت عطا فرمائے۔ آمین۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ چودھری محمد شفیق صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب ارتضیٰ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ آصفہ فاروقی صاحبہ!

محترمہ آصفہ فاروقی: جناب سپیکر! جتنے لوگوں نے افسوس کیا ہے میرے بھی الفاظ مزاری صاحب کے لئے کچھ اس قسم کے ہی ہیں۔ میں جب پہلے روز حلف اٹھانے آئی تو وہ مجھے سپیکر صاحب کے کمرے میں ملے اور انہوں نے کہا آصفہ اچھا کیا سینیٹ کے بعد اب یہاں بھی بطور ایم پی اے آ گئی ہو۔ ہم آپ کو سمجھائیں گے کہ پنجاب اسمبلی میں کیسے کام ہوتا ہے تو یہ الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں کہ کتنا نیک تھا وہ انسان کہ اس نے ضروری سمجھا کہ یہ پہلی مرتبہ ایم پی اے بن کر آئی ہے اس سے پہلے بے شک سینیٹر رہی ہیں میں بحیثیت ایک بھائی colleague انہیں guide کرتا رہوں تو جس روز ان کی death ہوئی ہے اجلاس سے پانچ منٹ پہلے وہ اس دروازے سے آئے ہیں تو میں نے ہاتھ اٹھا کر انہیں سلام کیا ہے اور انہوں نے سر جھکا کر میرے سلام کا جواب دیا ہے اور جا کر بیٹھ گئے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ موت کا ایک بہانہ ہوتا ہے، ان کے آخری سانس یہاں پر لکھے ہوئے تھے۔ اتنے عرصے سے پنجاب اسمبلی کا اجلاس ہی نہیں بلایا گیا تھا۔ یہ شاید ملک الموت نے کوئی آواز دی تھی کہ اب پنجاب اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے کیونکہ مزاری صاحب کی روح یہاں قبض ہونی تھی اگر اجلاس نہ ہو رہا ہوتا تو وہ کس طرح سے ہو سکتی تھی۔ کتنا خوش قسمت دن تھا جمعہ کا جس روز ان کی death ہوئی ہے۔ مگر میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ بد قسمت دن بھی تھا کہ ایک تجربہ کار پیپلز پارٹی کا ہمارا پرانا ساتھی ہمارے ساتھ جس نے ڈنڈے اور لاٹھیاں بھی کھائیں، جس نے قائد عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو کی آواز پر ڈیرہ غازی خان سے لبیک کہا۔ اس نے ہمارے سامنے یہاں آخری سانسیں لی ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک تجویز دوں گی کہ اس دروازے سے ان کے آخری قدم آئے ان کا جسد خاکی بھی اسی دروازے سے گزرا اس لئے اس دروازے کا نام باب شوکت مزاری رکھ دیا جائے۔ ٹھیک ہے تاریخ تو انہیں یاد رکھے گی۔ یہ میری تجویز ہے ماننا نہ ماننا، عمل کرنا نہ کرنا یہ House کا کام ہے، آپ کا کام ہے۔ بہر حال میں اپنی طرف سے دو قرآن شریف بھی ان کی روح کو ایصال ثواب کے لئے یہاں پیش کرتی ہوں۔ ان کی بیگم صاحبہ انہیں پڑھ کر جب بخشیں تو یہ دو قرآن شریف میری طرف سے بھی انہیں بخش دیئے جائیں۔ میں اپنے تعزیتی الفاظ اس عظیم بیوی کو اور ان کی بیٹی اگر ہیں میں نہیں جانتی بہر حال ان کا بچہ اگر ہے تو ان تک یہ پہنچانا چاہتی ہوں کہ اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت چھوٹی عمر میں یتیم ہو گئے تھے، ہمت سے، حوصلے سے کام لیں۔ ان کی بیگم صاحبہ ان کا بچہ جو بھی ہے خدا تعالیٰ نے اگر ایسے دن انہیں دکھائے ہیں وہ اچھے دن بھی لائے گا وہ واقعی ہی ایک ایسا شخص تھا جو ساری اسمبلی کو اداس اور ویران کر گیا۔ ٹھیک ہے موت برحق ہے ہر مومن مسلمان کے لئے یہ

ایک دن مقرر ہے مگر اچھی موت کی خواہش ہر مسلمان کی ہوتی ہے اور پھر ذمہ داری سے اپنی services سرانجام دیتے ہوئے انہوں نے اپنے آخری سانس بھی اس اسمبلی میں لئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب کسی کو heart attack ہوتا ہے medical science کی بات ہے، میں ڈاکٹر تو نہیں میرے پاس تو arts میں master کی degree ہی ہے اور میں arts student ہی رہی ہوں مگر جیسا کہ مجھے پتا ہے کہ ڈاکٹر لوگ کہتے ہیں کہ جسے heart attack ہوتا ہے 72 گھنٹے پہلے عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ عمل 72 گھنٹے پہلے شروع تھا مگر اس کے باوجود انہوں نے یہ ضروری سمجھا کہ وہ اپنا یہ فرض بھی سرانجام دیں کہ جا کر اپنی حاضری لگوا کر آئیں اور آخری سانس لینے سے پانچ منٹ پہلے وہ House میں آئے ہیں، مغرب کی اذان کا وقت تھا جس وقت انہوں نے اپنی آخری سانس لی اور جمعہ کا دن تھا۔ ان کی کیا کیا باتیں یہاں پر بیان کی جائیں وہ ایک نیک انسان تھے جو ایک نیک روایت قائم کر کے یہاں سے چلا گیا ہے۔ ویسے تو پیغمبر نہیں رہے، ولی اولیاء بھی نہیں رہے، رسول نہیں رہے، ان کے ماننے والے صوفی نہیں رہے۔ ہر شخص نے خاک ہو جانا ہے، رہتی ہے ذات اللہ کی جو بڑی برکت والی ہے۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں اپنی بات ختم کرتی ہوں اور یہ الفاظ استعمال کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم سب کی طرف سے انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ کروٹ کروٹ انہیں وہاں پر جو دنیا میں انہوں نے اچھی زندگی گزاری تھی اب ان کی آخری زندگی بھی وہاں بہترین ہو۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، کرنل (ر) شجاع خانزادہ صاحب!

کرنل (ر) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! جو قرارداد آج پیش ہوئی ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ آج اسمبلی میں ہم سب ممبران سردار شوکت حسین مزاری کو honour کرنے کے لئے آئے ہیں۔ سردار شوکت مزاری صاحب سے میرے بڑے قریبی تعلقات تھے اور تقریباً کوئی پانچ چھ سال سے ہم ایک دوسرے کے دوست بن گئے تھے۔ انہوں نے لاہور کے حوالے سے دو کام میرے ذمے لگائے تھے 12۔نومبر کو میں نے انہیں ٹیلی فون کیا، وہ اپنے علاقے میں تھے میں نے کہا سردار صاحب! آپ کا ایک کام تو ہو گیا ہے تو انہوں نے مجھے بڑی دعائیں دیں۔ انہوں نے کہا کہ دیکھیں، یہ کام آپ نے کیا ہے وہ ایک غریب آدمی کا تھا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دے گا کیونکہ میں تو آپ کو کچھ نہیں دے سکتا۔ میں نے کہا، آپ کا ایک کام رہ گیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ جب جمعہ کو آئیں گے تو میں وہ آپ کے ساتھ اسمبلی میں discuss کروں گا تو مجھے کہنے لگے کہ میں جمعہ کو نہیں

آ رہا ہوں کیونکہ جمعہ کو آئیں گے تو اس کے بعد دو چھٹیاں ہو جائیں گی تو میں انشاء اللہ پیر کو session attend کروں گا تو میں نے کہا سردار صاحب! آ جائیں تو انہوں نے کہا کہ یہ دو دن مجھے ملیں گے، میں اپنے علاقے کی خدمت کرنے کے لئے یہاں پر رُک جاؤں گا تو Monday کو لاہور آؤں گا تو کافی دیر اُدھر رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے شاید ان کی موت یہاں پر لکھی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں موت کی جگہ اور تاریخ لکھ دیتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی موت ادھر لکھی اور انہیں یہاں موت آئی۔

سردار شوکت مزاری صاحب ایک بڑے اچھے انسان تھے اور ان کے کردار کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ وہ صرف ایک اچھا parliamentarian ہی نہیں تھا، ایک اچھا دوست، ایک اچھا انسان، ایک اچھا بھائی، ایک اچھا خاوند اور ایک اچھا باپ تھا۔ ان کی موت اس پوری اسمبلی کے لئے ہمیشہ کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ رہے گی۔ لوگوں نے یہاں پر تجاویز دیں کہ ان کی تصویر یہاں لگنی چاہئے، He died with his boots. ڈاکٹر صاحب نے یہاں پر example دیں کہ حکومت کو اس کے خاندان کے لئے کچھ کرنا چاہئے۔ دیکھیں! کسی محکمے میں کسی افسر کی جب on duty موت واقع ہوتی ہے تو ان کے لواحقین کو بہت بڑی مراعات ملتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم پر لازم ہو گیا ہے کہ جو شخص اس قوم کی خدمت میں اپنی جان دے دیتا ہے تو یہ حکومت پر لازم ہے کہ maximum مراعات اس کے خاندان تک پہنچ جانی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میری آخری بات یہ ہے کہ ہم probably ایک سال کے بعد یہاں سے نئے ہال میں shift ہو جائیں گے تو جس سیٹ کے اوپر ان کا انتقال ہوا ہے وہاں پر یہ لکھا جانا چاہئے:

This is the spot where Sardar Shaukat Hussain Mazari died on such and such time and on such and such date in duty for the nation.

یہ ساری عمر کے لئے تاریخ بن جائے گی۔ ان کی تصویر بھی ہو گی اور پوری تاریخ وہاں پر complete ہو جائے گی۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ہم سب کو صبر دے اور ان کے بچوں، ان کے گھر والوں اور ان کے تمام دوستوں کو صبر دے اور انہیں جنت میں ایک اعلیٰ مقام دے۔ میں تو اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا گو ہوتا ہوں کہ اگر موت دینی ہو تو اس طرح کی موت ہو جس طرح سردار

شوکت حسین مزاری کی موت ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ موت آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے۔ بہت بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب احمد حسین ڈیہر!

جناب احمد حسین ڈیہر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں سب سے پہلے سردار شوکت حسین مزاری صاحب کی اس ناگہانی وفات پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ میں کسی اور تفصیل میں جانے کی بجائے اپنی بات کو صرف دو points پر محدود رکھوں گا۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آج ہم سردار شوکت حسین مزاری کے حوالے سے جس انداز میں اظہار خیال کر رہے ہیں یا ان کی تعریف کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سب سے غور طلب بات ان کا اعلیٰ کردار اور کسی غریب کے ساتھ ان کی محبت تھی۔ ابھی کچھ دیر پہلے میں اسمبلی میں موجود تھا تو اسمبلی سیکرٹریٹ کے کچھ ملازمین سے میری بات ہوئی ہے تو میں نے ان کی باتوں سے یہ محسوس کیا ہے کہ وہ لوگ ان سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک غریب کا کسی کے ساتھ محبت کرنا ایک بہت بڑا اثاثہ ہے اور وہ جس نوعیت کی سیاست کرتے تھے اگر ہم صحیح خطوط پر سیاست کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ حقوق العباد ہے۔ اگر کوئی انسان لوگوں کے حقوق کے لئے لڑتے ہوئے اسمبلی میں آکر اسی جنگ میں جان دے دیتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو جذبہ لے کر نکلا ہے اور اس کی اچانک موت، شہادت کی موت ہے اور اس موت پر ہمیں فخر کرنا چاہئے۔ میں دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس سارے واقعہ کے بعد ہمیں یہ سبق سیکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی موت لکھی تھی وہ فوت ہوگئے۔ ان کی جگہ ہم سے بھی کوئی ہو سکتا تھا۔ ان کی وفات کو ہم یہ سمجھیں کہ یہ ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا تھا اور اسی کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم اپنے لئے ایک لائحہ عمل بنا سکیں کہ یہاں بیٹھتے ہوئے آپس کے اختلافات، آپس کی مخالفتوں اور آپس کی tussles کو چھوڑ کر آج یہ تہیہ کر لیں اور یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے صرف اور صرف غریب کے لئے سوچنا، صرف اور صرف غریب کو deliver کرنا اور صرف اور صرف اپنی توانائیاں غریب کے لئے صرف کرنی ہیں۔ ہم یہ مشعل راہ بنالیں کہ آج ہم ایک ایم پی اے، ایک وزیر ہونے کی حیثیت سے اگر ہمارا کوئی اختیار ہے، ہم کسی کے اوپر جھوٹا پرچہ درج کرا سکتے ہیں، ہم کسی غریب کے اوپر زیادتی کر سکتے ہیں یا کوئی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں تو آج ہم اس سے توبہ کر لیں اور اس معاشرے کو بہتر کرنے کے لئے ہر بندہ اپنی جگہ پر کوشش کرے گا اور

انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس معاشرے کو ایسا بنائیں گے کہ غریب کو سکھ پہنچائیں گے اور اپنے ملک کی بہتری کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!

محترمہ نسیم لودھی: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا ہے۔ آج مرحوم سردار شوکت حسین مزاری سابق ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی کی وفات کے بارے میں یہاں پر قرارداد پیش کی گئی ہے میں اس کی مکمل حمایت کرتی ہوں۔ آج یوں لگتا ہے کہ ہم سب ان کے سوگ میں ہیں اور ماحول بھی بڑا غمگین ہے۔ جہاں تک مزاری صاحب کا تعلق تھا وہ انتہائی شفیق اور پڑھے لکھے انسان تھے۔ ہر ایک کا خیال کرتے تھے۔ ان کے اندر حب الوطنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ پاکستان اور پاکستان کے مسائل کو سن کر وہ غمگین ہو جاتے اور اگر کبھی ارکان اسمبلی ان کی بات پر خاموش نہ ہوتے تو وہ اچھا خاصا لیکچر بھی پلا دیا کرتے تھے تاکہ ہم یہ سمجھ جائیں کہ اس وقت ہمیں پاکستان کی تعمیر کرنی ہے۔ اس وقت ہمارے پاس یہ جو اثاثہ ہے اسے ہم نے کیسے سنبھال کر رکھنا ہے۔ وہ اکثر یہ باتیں کرتے اور ایک دفعہ جب پاکستان اور کشمیر میں زلزلہ آیا تو آپ یقین جانیے گا کہ وہ آپ ہی کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے باتیں کرتے ہوئے رو دیئے اور سارے ماحول کو غمگین کر دیا۔

جناب سپیکر! جہاں تک خواتین ارکان کے بارے میں ان کا رویہ تھا تو محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ نے بھی اس کا برملا اظہار کیا ہے کہ وہ کبھی یہ خیال نہ کرتے تھے کہ میں نے Treasury Benches کی خواتین کو بولنے کی اجازت دینی ہے اور اپوزیشن کی خواتین کو بولنے کی اجازت نہیں دینی، ایسی بات ان میں ہرگز نہیں تھی۔ وہ خواتین کا بے حد احترام کرتے تھے اور اگر ہم شور ڈالیں کہ آپ نے اپوزیشن کی خواتین ارکان کو زیادہ وقت دے دیا ہے تو وہ یوں کرتے تھے کہ ایک خاتون Treasury Benches اور ایک خاتون Opposition Benches کو بولنے کا موقع دیتے تھے تاکہ کسی کے دل میں یہ رنج نہ رہ سکے کہ میں اپنی باری نہ لے سکی اور میں اسمبلی کے business میں حصہ نہ لے سکی لہذا آج ہم ان کی یہ باتیں یاد کر کے غمگین ہیں۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے خاندان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ (آمین) شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم خلیل طاہر سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کہتے ہیں کہ محبت کو اس وقت تک اپنی گہرائی کا احساس نہیں ہوتا جب تک بچھڑنے کا وقت نہیں آ جاتا۔ آج اسمبلی ہی کی نہیں بلکہ پورے ملک کی فضا سوگوار ہے اور پورے ہاؤس کی دیواریں بھی سائیں سائیں کر رہی ہیں۔ میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس دن جب وہ دس پندرہ منٹ پہلے باہر بیٹھے تھے اور محترم رانا ثناء اللہ خان صاحب انھیں کہہ رہے تھے کہ مزاری صاحب آج آپ بڑے smart لگ رہے ہیں تو تھوڑی دیر بعد جب ان کی موت واقع ہوئی تو اس وقت اسمبلی کے ملازمین کو یہاں جس طرح دھاڑیں مار مار کر روتے دیکھا گیا ہے یہ اس بات کی شہادت اور ثبوت ہے کہ واقعی ایک بہت بڑا عظیم انسان ہم سے علیحدہ ہو گیا ہے اور جدا ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! انتقال موت نہیں ہے بلکہ یہ ایک زندگی سے دوسری زندگی میں منتقل ہونا ہے۔ جس طرح یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور جس طرح باقی ممبران نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میں بھی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پورے خاندان کو صبر و جمیل اور صبر ایوب عنایت کرے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت سے ممبران نے یہاں پر نام دیئے ہوئے ہیں۔ ان میں محترمہ شمائلہ رانا صاحبہ، جناب محمد علی لالیکا صاحب، محترمہ زیب جعفر صاحبہ، جناب احسان الحق احسن نولاٹیا صاحب، میاں محمد اسلم صاحب، جناب طاہر محمود ہندلی صاحب، خواجہ محمد اسلام صاحب، محترمہ عارفہ خالد صاحبہ، ڈاکٹر محمد اختر ملک صاحب، مہر اشتیاق صاحب، الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب، چودھری علی اصغر منڈا صاحب، جناب اعجاز شفیع صاحب، حاجی ذوالفقار علی صاحب اور سردار محمد کھچی صاحب بھی سردار شوکت حسین مزاری صاحب کی شخصیت کے حوالے سے بات کرنا چاہتے تھے لیکن اب ہم قرارداد پر آتے ہیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے تمام ملازمین، سردار شوکت حسین مزاری (مرحوم)، رکن صوبائی اسمبلی و سابق ڈپٹی سپیکر، صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر گہرے غم و دکھ کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان اور ایسا خلا تصور کرتے ہیں جو صدیوں تک پر نہیں ہو گا۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، انتہائی مخلص اور منجھے ہوئے

پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحوم اصولوں کی سیاست اور جمہوریت کے استحکام کے لئے طویل جدوجہد کرنے والے، خدمت خلق پر یقین رکھنے والے، پاکستان کے لئے سوچنے والے اور اپنے علاقے میں ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔
مرحوم 10۔فروری 1948 کو روجھان، ضلع راجن پور میں اپنے وقت کے معروف پارلیمنٹیرین، سردار شوکت حسین مزاری کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے صادق پبلک سکول، بہاولپور سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجوایشن کی۔ آپ زمانہ طالب علمی کے دوران 1969-70 میں برطانیہ کے بلیک برن کالج آف ٹیکنالوجی اینڈ ڈیزائن میں پاکستان سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہے۔
1977 میں پہلی مرتبہ پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہو کر صوبائی کابینہ میں وزیر بنے۔ آپ 1979 اور 1982 میں ضلع کونسل کے رکن منتخب ہوئے۔
مرحوم نے 1988 سے 1990 کے دوران پنجاب اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو 1974 اور 1995 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز بھی حاصل ہے۔
مرحوم سردار شوکت حسین مزاری 2002 کے عام انتخابات میں تیسری بار صوبائی اسمبلی پنجاب کے رکن منتخب ہوئے اور ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی منتخب ہو کر پانچ سال تک خدمات سرانجام دیں۔ آپ اس دوران پنجاب اسمبلی کی لائبریری کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر بھی فرائض منصبی احسن طریق سے سرانجام دیتے رہے۔ بطور ڈپٹی سپیکر اور قائم مقام سپیکر آپ نے ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق اور غیر جانبداری سے چلایا اور ہمیشہ حزب اختلاف کو پارلیمانی کردار ادا کرنے کا پورا موقع دیا۔ آپ 2008 کے عام انتخابات میں چوتھی مرتبہ آزاد حیثیت سے اس ایوان کے رکن منتخب ہو کر پاکستان مسلم لیگ (ن) میں شامل ہوئے۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ انھوں نے اپنی جان بھی اس ایوان کے اندر ہی دی۔

سردار شوکت حسین مزاری (مرحوم) کی ناگہانی وفات سے نا صرف یہ ایوان
ایک تجربہ کار پارلیمنٹیرین سے محروم ہو گیا ہے بلکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے
ملازمین بھی ان کی سرپرستی اور شفقت سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کی کمی ہمیشہ
شدت سے محسوس کی جاتی رہے گی۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی
مغفرت فرمائے، انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے
لواحقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج condolence resolution کی کارروائی تھی۔ لہذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 18-نومبر 2008 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔